Al-Qalam القلم
p-ISSN: 2071-8683, e-ISSN: 2707-0077
Volume:26, Issue:1, 2021; pp. 47-66

استعمالِ نجس سے متعلق قواعد وضوابط اور حلال انڈسٹری میں اس کی عملی تطبیق

Rules and regulations regarding the use of Najas and its practical application in the Ḥalāl industry

Nabeel Ahmed Khan *(corresponding author)*
PhD Scholar, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Lahore, Pakistan
Email: nabeelahmedkhan1989@gmail.com

Dr Muhammad Ijaz
Professor, Sheikh Zayed Islamic Center, Punjab University, Lahore, Pakistan

KEYWORDS

FILTHINESS; ḤALĀL INDUSTRY; IMPERMISSIBLE; NIJĀSAT; PERMISSIBLE

Date of Publication: 26-06-2021

ABSTRACT

Owing to the increasing population, the demand for edibles, beverages, garments, pharmaceuticals, cosmetics and other utility items is continuously growing. The advancement of science and technology is fulfilling this growing demand. It is also a fact that most of the ḥalāl industry is being run by non-Muslims. On the other hand, a majority of Muslims is living in non-Muslim countries while Muslim countries import products and ingredients from non-Muslim countries on a large scale. Being oblivious of the Standards of Ḥalāl (permissible) and Ḥarām (impermissible), both kinds of ingredients are being used in these products. So, most of these products are either Ḥarām or Mushtabah (doubtful) because of the filthy ingredients. This is the need of the hour that the Sharī'ah limits of filthiness (Nijāsat) usage must be practically implemented in the Ḥalāl industry after proper research in this regard. Moreover, the purity and filthiness of ingredients of products derived from animals, plants, inorganic matters and their compounds, and Sharī'ah rule regarding filthy ingredients must be explicitly explained in the light of Sharī'ah, modern standards and industrial experience.

تمہید:

آبادی میں اضافے کی بدولت ماکولات، مشروبات، ملبوسات، ادویات، تجمیلیات اور دیگر اشیاءِ صرف کی طلب میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی ترقی اس طلب کو پورا کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ جبکہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پوری دنیا میں حلال انڈسٹری پر ایک حد تک غیر مسلموں کا قبضہ ہے۔ دوسری طرف صورتحال یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر ہے۔ جبکہ اسلامی ممالک میں بھی غیر مسلم ممالک سے کثرت سے مصنوعات یا ان کے اجزائے ترکیبی درآمد کیے جا رہے ہیں۔ حلال و حرام کے شرعی معیارات سے ناواقفیت کی وجہ سے ان اشیاء کے بنانے میں نجس (ناپاک) اور طاہر (پاک) دونوں قسم کے اجزائے ترکیبی استعمال کیے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ہزاروں مصنوعات، نجاست کی آمیزش کی وجہ سے یا تو یقینی طور پر حرام ہیں یا کم از کم ملاوٹ کا شائبہ ہونے کی وجہ سے مشتبہ ہیں۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ استعمالِ نجس سے متعلق قواعد و ضوابط پر تحقیق کر کے حلال انڈسٹری میں استعمالِ نجس کی شرعی حدود کی عملی تطبیق کی جائے، اور حیوانات، نباتات، جمادات اور انکے مرکبات سے ماخوذ مصنوعات کے اجزائے ترکیبی کی نجاست و طہارت کی بنیاد پر شریعت اور انڈسٹری کے تجربات کی روشنی میں ان کے حلال و حرام ہونے کے شرعی حکم کو واضح کیا جائے۔

قاعدہ کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

قاعدہ کے لغوی معنی عمارت کی بنیاد کے ہیں۔ قاعدہ کی اصطلاح فقہ اور اصول فقہ دونوں میں مستعمل ہے۔ لیکن دونوں قواعد میں فرق ہے۔ فقہ میں مستعمل قاعدہ کو قاعدہ کلیہ فقہیہ، جبکہ اصول فقہ میں مستعمل قاعدہ کو قاعدہ کلیہ اصولیہ کہا جاتا ہے۔ قاعدہ کلیہ فقہیہ کی تعریف یہ ہے: "**هُوَ الْحُكْمُ الْكُلِّيُّ أَوْ الْأَكْثَرِيُّ الَّذِي يُرَادُ بِهِ مَعْرِفَةُ حُكْمِ الْجُزْئِيَّاتِ**"[1] "وہ ایسا حکم کلی یا اکثری ہے جس کا مقصد اس کے ذریعے جزئیات کا حکم معلوم کرنا ہو۔" قاعدہ کلیہ اصولیہ کی تعریف یہ ہے: "**القواعد التي يُستنبط بها الأحكام الشرعية.**"[2] "وہ قواعد کہ جن سے احکام شرعیہ کا استنباط کیا جائے۔" انھیں قواعد کلیہ اصولیہ کا علم، اصولِ فقہ کہلاتا ہے۔

طہارتِ اصلیہ کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"الأصل في الأشياء الطهارة۔"[3]"اشیاء میں اصل طہارت ہے۔" یہ قاعدہ ائمہ اربعہ کے ہاں متفق علیہ ہے۔ اس قاعدے کے ثبوت پر دلائل ملاحظہ ہوں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:"**هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا**۔"[4]"وہی ہے جس نے تمہارے لیے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے۔" اس آیت میں تمام اشیاء سے انتفاع کو حلال کیا گیا ہے، اور نفع حاصل کرنا صرف پاک اشیاء ہی سے مباح ہے۔[5] نیز حدیث مبارکہ ہے:"**عن ابن عباس قال: كان أهل الجاهلية يأكلون أشياء ويتركون أشياء تقذراً، فبعث الله تعالى نبيه - صلى الله عليه وسلم -، و أنزل كتابه، وأحل حلاله، وحرم حرامه فما أحل فهو حلال وما حرم فهو حرام، وما سكت عنه فهو عفو وتلا {قل لا أجد فيما أوحي إلي محرماً}** ، [6]**إلى آخر الآية.**"[7]"ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جاہلیت کے زمانہ کے لوگ پسند کی چیزوں کو کھاتے تھے اور ناپسندیدگی کے باعث چیزوں کو چھوڑ دیتے تھے، تو اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا، اور اپنی کتاب کو نازل کیا، اور اپنے حلال کو حلال کیا، اور اپنے حرام کو حرام کیا تو جو اس نے حلال کیا تو وہ حلال ہے اور جو اس نے حرام کیا تو وہ حرام ہے، اور جس چیز کے متعلق اس نے خاموشی اختیار کی تو وہ معاف ہے اور {قل لا أجد فيما أوحي إلي محرماً} آیت کے آخر تک تلاوت کی۔" یہ قاعدہ ہر اس شے پر لاگو ہو گا کہ جس میں طہارت و نجاست کی کوئی واضح دلیل موجود نہ ہو۔ مسلم اکثریتی آبادی میں تمام مصنوعات میں طہارت اصل ہونے کے قاعدے سے استدلال کیا جا سکتا ہے، لہذا ان کو پاک سمجھا جائے گا، اور ان کا استعمال درست ہو گا، جب تک کہ ان کی نجاست پر کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ تاہم غیر مسلم اکثریتی آبادی میں ملنے والی مشکوک چیزوں میں یہ قاعدہ جاری نہ ہو گا۔ نیز غیر مسلموں کی ملکیت ملٹی نیشنل کمپنیوں کو بھی حکم میں غیر مسلم ممالک کے ساتھ ملانا راجح معلوم ہوتا ہے، چنانچہ ان کمپنیوں کے چکن کیوب کی تحقیق ضروری ہے۔[8]

طہارت کے عدمِ معیارِ حلت کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"**لا يلزم من طهارة الشيء حل أكله**۔"[9]"کسی چیز کی طہارت سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کو کھانا بھی حلال ہو۔" یہ قاعدہ ائمہ اربعہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ چنانچہ نجاست، حرمت کا معیار ہے، لیکن طہارت، حلت کا معیار نہیں۔ جو چیز نجس ہو گی وہ حرام بھی ہو گی، لیکن جو چیز پاک ہو گی، اس کا حلال ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ ہو

سکتا ہے کہ اس میں حرمت کے بقیہ چھ اسباب: نص، خباثت، ضرر، اسکار، احترامِ انسانیت اور سبعیت میں سے کوئی سبب موجود ہو۔[10] اس قاعدے کے ثبوت پر مختلف دلائل ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: "هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا۔"[11] "وہی ہے جس نے تمہارے فائدے کے لیے وہ سب کچھ پیدا کیا جو زمین میں ہے۔ اس استدلال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی چیز کی طہارت سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کو کھانا بھی حلال ہو جیسا کہ مٹی۔[12] نیز نبی ﷺ نے فرمایا: "عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ «أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ»"[13] سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں ام شریک نے بتایا کہ نبی ﷺ نے انھیں چھپکلی کے قتل کا حکم دیا تھا۔

ائمہ اربعہ کے ہاں حشرات الارض پاک ہیں۔ لیکن امام مالک کے علاوہ دوسرے ائمہ کے نزدیک حشرات الارض کو کھانا حلال نہیں۔ حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے اسی حدیث سے استدلال کرکے یہ بات کہی ہے کہ چھپکلی حشرات میں سے ہے اور اگر یہ حلال ہوتی تو آپ ﷺ اس کے قتل کا حکم نہ دیتے، بلکہ ذبح کا حکم دیتے، کیونکہ حلال جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے نہ کہ قتل۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر پاک چیز کو کھانا حلال نہیں ہوتا۔[14] اس قاعدے کی حلال انڈسٹری میں عملی تطبیق کے حوالے سے وہ تمام اجزاء مثال میں پیش کیے جاسکتے ہیں کہ جو طاہر ہیں، لیکن نجاست کے علاوہ حرمت کا کوئی سبب ان میں موجود ہے، لہذا ان کا داخلی استعمال حلال نہیں۔ جدید اجزائے ترکیبی میں سے ایک جزو شیلاک ہے، جو کہ کوکس لیکا نامی کیڑے، مختلف گوند والے درختوں سے ان درختوں کا رس چوس کر بطورِ لعاب خارج کرتے ہیں۔ جسامت میں چھوٹا ہونے کی وجہ سے ان کیڑوں میں دمِ مسفوح نہیں ہوتا، چنانچہ یہ نجس نہیں، لیکن مالکیہ کے علاوہ دیگر ائمہ کے نزدیک یہ خبیث ہیں، اور ان کا شیلاک نامی لعاب بھی ان کے گوشت کے تابع ہو کر نجس تو نہیں، لیکن خبیث ہے۔ شیلاک؛ فارماسوٹیکل گلیز یا کنفکشنری گلیز کی شکل میں گولیوں اور ٹافیوں پر چمک پیدا کرنے والے ایجنٹ کے طور پر مستعمل ہے۔ شیلاک؛ ایکسپورٹ کوالٹی کے بعض پھلوں، جیسا کہ لیموں، کینو اور سیب کو تر و تازہ و چمک دار بنانے اور ان کی اسٹوریج کا دورانیہ زیادہ کرنے والے روغن کا ایک عام جزوِ ترکیبی ہے۔ شیلاک سے جیلی بھی بنائی جاسکتی ہے۔ خبیث ہونے کی وجہ سے ان تمام اشیاء میں شیلاک کا داخلی استعمال جمہور کے راجح موقف کے مطابق حرام ہے۔ البتہ پھلوں کا چھلکا اتارنے کے نتیجے میں شیلاک ان پر

سے اتر جاتا ہے، لہذا چھلکا اتارنے کے بعد ان کا استعمال حلال ہے۔ لیکن کاسمیٹکس اور دیگر صنعتوں میں گلو اور گوند کے طور پر اس کا خارجی استعمال حلال ہے۔ نیز ایک اہم جزوِ ترکیبی کوچنیل کیڑے سے حاصل شدہ سرخ رنگ "کارمائن یا کارمینک ایسڈ" یعنی E-120 بھی ہے۔ یہ نجس تو نہیں، لیکن مالکیہ کے علاوہ دیگر ائمہ کے ہاں خبیث ہے۔ وہ مصنوعات کہ جن کا تعلق صرف خارجی استعمال سے ہو، اگر ان میں یہ رنگ استعمال ہو تو ان کا خارجی استعمال بالاتفاق جائز ہے جیسے کاسمیٹکس وغیرہ۔ جہاں تک داخلی استعمال کی مصنوعات کا حکم ہے تو جمہور کے راجح موقف کے مطابق ایسی مصنوعات کا داخلی استعمال شرعاً جائز نہیں۔ جیسا کہ اس سرخ رنگ پر مشتمل تلی ہوئی مچھلیاں اور گوشت، سوفٹ ڈرنکس، پھلوں کے مشروبات، طاقت کے مشروبات، الکحل والے مشروبات، دودھ کی مصنوعات، ٹافیاں، چیونگم، ڈبوں میں بند محفوظ پھل، کیچپ اور ڈبوں میں بند سوپ وغیرہ۔[15]

نجس اور متنجس کے مالِ متقوم ہونے کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"نجاست مال یا مال متقوم نہیں اور متنجس مال ہو سکتا ہے۔ لہذا نجاست کی بیع جائز نہیں، جبکہ متنجس کی بیع جائز ہے۔"[16] اس قاعدے میں متنجس سے مراد وہ چیز ہے کہ جس کی نجاست ذاتی نہ ہو، بلکہ نجاست کے ساتھ اختلاط یا تلوث کی وجہ سے نجس ہو گئی ہو، ناپاک پانی سے گوندھا گیا آٹا اختلاط کی مثال ہے، جبکہ ناپاک کپڑا تلوّث کی مثال ہے۔ اس قاعدے کے بارے میں فقہاءِ اربعہ کے مذہب کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ نجاست کی بیع کے بارے میں احناف کا یہ کہنا ہے کہ وہ نجاستیں کہ جن کا شرعاً کوئی جائز استعمال ممکن ہو تو ان کی بیع جائز ہے، جیسا کہ کھاد اور بائیو گیس کے لیے گوبر اور مینگنیوں کی بیع۔ لیکن جن نجاستوں کا شرعاً کوئی جائز استعمال نہ ہو، ان کی بیع جائز نہیں، جیسا کہ خنزیر کی بیع۔ جبکہ ہر قسم کے متنجس کی بیع جائز ہے۔ ائمہ ثلثہ کے نزدیک نجاست کی بیع جائز نہیں، اگرچہ شرعاً ان کا کوئی جائز استعمال ممکن ہو۔ نیز اس متنجس کی بیع جائز ہے کہ جس کو پاک کیا جا سکتا ہو، لیکن جس متنجس کو پاک نہیں کیا جا سکتا، اس کی بیع جائز نہیں۔ اس قاعدے کے ثبوت پر دلائل ملاحظہ ہوں: "يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔"[17] "اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے تھان اور جوئے کے تیر یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔" اس آیت مبارکہ میں شراب کو رجس کہا گیا ہے، جس کا مطلب ہے نجس۔ اس سے یہ بات ثابت

ہوئی کہ شراب نجس ہے، اسی لیے ائمہ اربعہ کے نزدیک خمر کی بیع باطل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ نجس مال نہیں، لہذا اس کی بیع باطل ہے۔[18] "وَقَالَ جَابِرٌ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَ الخِنْزِيرِ۔"[19] "حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ نے خنزیر کی بیع کو حرام قرار دیا ہے۔" امام مالک کے علاوہ دیگر ائمہ کے نزدیک خنزیر زندہ ہو یا مردہ نجس العین ہے، جبکہ امام مالک کے نزدیک زندہ خنزیر پاک ہے، اور مردہ خنزیر مردار ہونے کی وجہ سے نجس ہے۔ چنانچہ جمہور فقہاء کے راجح موقف کے مطابق مسلمانوں کے لیے مال نہ ہونے کی وجہ سے اسکی خرید و فروخت باطل ہے۔ البتہ ذمیوں کے لیے مال ہونے کی وجہ سے اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔ ثابت ہوا کہ نجاست کی بیع جائز نہیں، کیونکہ وہ مال نہیں۔[20]

موجودہ دور میں انڈسٹری میں استعمال ہونے والے مشکوک اجزائے ترکیبی میں سے جن کا نجس ہونا یقینی طور پر معلوم ہو، اور عند الاحناف ان کا کوئی جائز استعمال بھی ممکن نہ ہو تو ان کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ مثال کے طور پر حرام جانور جیسا کہ خنزیر اور غیر مذبوحہ گائے سے ماخوذ جیلاٹن(Gelatin)، مردار جانور کی چربی سے ماخوذ گلسرین(Glycerin)، مردار جانور سے حاصل شدہ ہائیڈرولائزڈ انیمل پروٹین(Hydrolyzed Animal Protein)، مردار بچھڑے کے معدے سے تیار کردہ لائی پیس (Lipase)، مردار جانور سے ماخوذ لپڈز(Lipids)، مردار بچھڑے کے معدے سے حاصل شدہ دودھ سے تیار شدہ رینٹ(Rennet)، مردار جانور سے ماخوذ سٹیئرک ایسڈ(Stearic Acid)اور وٹامن ڈی تھری(Vitamin D3) اور مرادر جانور کی چربی سے ماخوذ ٹیلو(Tallow)وغیرہ، ان تمام کی خرید و فروخت نجس ہونے کی وجہ سے جائز نہیں۔ البتہ اگر مردار کی چربی یا اس سے ماخوذ گلیسرین، صابن بنانے والی کمپنیاں اس غرض سے خریدیں کہ ان سے صابن بنائیں گی، تو احناف کے نزدیک نجس ہونے کے باوجود یہ اس کا جائز استعمال ہے، لہذا اس کی بیع جائز ہے۔ نیز جو فقہاء صابن بنانے میں چربی یا گلیسرین کے استحالہ کے قائل ہیں، ان کے نزدیک مردار کی چربی یا اس سے ماخوذ گلیسرین کی نجاست بھی برقرار نہیں رہتی۔[21]

متنجس کی حرمتِ اکل کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"مَا تَنَجَّسَ بِاخْتِلَاطِ النَّجَاسَةِ بِهِ - وَالنَّجَاسَةُ مَعْلُومَةٌ - لَا يُبَاحُ أَكْلُهُ، وَيُبَاحُ الِانْتِفَاعُ بِهِ فِيمَا

وَرَاءَ الْأَكْلِ۔"[22]"جو چیز نجاست کے ملنے کی وجہ سے متنجس ہو گئی ہو-اور نجاست معلوم ہو-تو اس کا کھانا مباح نہیں ،اور کھانے کے علاوہ میں اس سے فائدہ حاصل کرنا مباح ہے۔" یہ قاعدہ ائمہ اربعہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔اس قاعدے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب متنجس کا داخلی استعمال جائز نہیں تو خالص نجاستوں کا داخلی استعمال بطریقِ اولیٰ جائز نہیں ہو گا۔کیونکہ متنجس کے داخلی استعمال کی ممانعت اس کے ساتھ نجاست کے ملنے کی وجہ ہی سے کی گئی ہے۔[23]اس قاعدے کے ثبوت پر یہ دلیل ہے:☆ " عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ , قَالَ: «إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ»"[24]"ابو ھریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے فرمایا:جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو تم اس کے پانی کو گرا دو پھر اس برتن کو تین مرتبہ دھو ڈالو۔"کتے کا لعاب اس کے گوشت سے پیدا ہونے کی وجہ سے امام مالک کے علاوہ باقی ائمہ کے نزدیک نجس ہے۔کتے کے برتن میں منہ ڈالنے سے کتے کا لعاب برتن میں موجود پانی میں شامل ہو جاتا ہے۔ نجس لعاب ملنے سے پانی اور برتن دونوں متنجس ہو گئے۔اسی لیے اس پانی کو گرانے اور برتن کو دھونے کا حکم دیا گیا، تاکہ کھانے پینے میں متنجس پانی اور برتن کا استعمال لازم نہ آئے،اور جب متنجس کا داخلی استعمال جائز نہیں تو نجس کا داخلی استعمال تو بطریقِ اولی جائز نہیں ہو گا۔لہذا یہ بات ثابت ہوئی کہ نجس اور متنجس دونوں کا داخلی استعمال جائز نہیں۔اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی نے روٹی بنانے کے بعد دیکھا کہ جس پانی سے آٹا گوندھا ہے اس میں چوہا گر کر مرا ہوا ہے تو ایسی روٹی کو کھانا جائز نہیں،البتہ بعض فقہاء کے نزدیک جانوروں کو ایسی روٹی کھلائی جا سکتی ہے۔اسی طرح متنجس تیل کو مسجد کے علاوہ چراغ جلانے ، کھانا پکانے یا صابن بنانے میں بطور ایندھن استعمال کیا جاسکتا ہے۔[25]

نجس و متنجس کے خارجی استعمال کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"خالص نجاستوں کا خارجی استعمال بھی جائز نہیں،چنانچہ شراب کی تلچھٹ سے کنگھا کرنا حرام ہے۔جبکہ متنجس اشیاء کے خارجی استعمال کی بعض صورتیں جائز ہیں،جیسا کہ متنجس تیل کو چراغ میں جلانا اور متنجس کپڑے پہنے رکھنا۔"[26]یہ قاعدہ ائمہ اربعہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔قاعدہ نمبر 3 میں یہ بات گزری تھی کہ نجس اور متنجس دونوں کا داخلی استعمال جائز نہیں،یہاں اس قاعدے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نجس العین جیسا کہ پیشاب ،پاخانہ،شراب،مردار اور سور کی چربی وغیرہ کا خارجی استعمال بھی جائز نہیں،لیکن متنجس کا خارجی استعمال بعض

صورتوں میں جائز ہے، جیسا کہ ناپاک پانی، ناپاک تیل اور شراب آمیز ادویات کا استعمال جبکہ شراب مغلوب اور دوا غالب ہو، اور اگر شراب غالب ہوئی تو "للاکثر حکم الکل" کے تحت غالب کا اعتبار ہو گا، اور یہ دوا بھی نجس العین ہی سمجھی جائے گی۔ البتہ نماز کے وقت اس کو دھو کرپاک کرنا ضروری ہے۔[27] ☆ نجس کے خارجی استعمال کے حرام ہونے پر یہ دلیل ہے: "عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: «كَانَتْ عَائِشَةُ تَنْهَى إِنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْأَةُ بِالْمُسْكِرِ»"[28] معمر نے زھری سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: اگر عورت نشہ آور چیز سے کنگھی کرتی تو عائشہ (رضی اللہ عنہا) اسے منع کرتی تھیں۔" ☆ متنجس کے خارجی استعمال کے جواز پر یہ دلیل ہے: "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلاَ أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاَةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ، إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلاَةَ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي»"[29]۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے فرمایا: فاطمہ بنت ابی حبیش (رضی اللہ عنہا) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: اے اللہ کے رسول (ﷺ) بے شک میں ایک ایسی عورت ہوں کہ مجھے لگاتار خون آتا ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز نہ پڑھوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حیض نہیں، بلکہ کسی رگ میں سے خون آتا ہے، جب تمھارے حیض کے ایام آئیں تو نماز چھوڑ دو، اور جب یہ ایام چلے جائیں تو خون دھو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ متنجس کپڑے کو نماز اور مسجد کے علاوہ پہننا جائز ہے۔

پرانے زمانے میں لوگ شراب کی تلچھٹ "پوٹاشیم بائی ٹارٹریٹ" (Potassium Bitartrate) کنگھے پر لگا کر بالوں میں پھیرا کرتے تھے۔ موجودہ زمانے میں اس کے بے شمار استعمالات میں سے یہ بھی ہے کہ بال رنگنے کے لیے اسے مہندی میں ملایا جاتا ہے، کیونکہ مہندی کو مکمل طور پر عمل کرنے کے لئے ہلکے تیزاب کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ ایک ہلکا تیزاب ہے۔[30] یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ پوٹاشیم بائی ٹارٹریٹ کو اگر انگور اور کھجور کی شراب سے حاصل کیا جائے تو وہ ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاجماع نجس ہے، اور اگر انگور اور کھجور کے علاوہ کسی دوسری چیز کی شراب سے اسے حاصل کیا جائے تو وہ ائمہ ثلثہ کے نزدیک تو نجس ہے، لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک نجس نہیں ، لہذا بدن پر خارجی طور پر اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔[31] ائمہ اربعہ کے نزدیک ناپاک تیل کو مسجد سے باہر چراغ میں ڈال کر جلانا جائز ہے۔ لیکن مسجد کے تقدس اور اس کی طہارت کو برقرار رکھنے کے لیے متنجس تیل سے مسجد

کے اندر چراغ نہیں جلانا چاہیے۔[32] حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک متنجس کپڑے نماز اور مسجد کے علاوہ بلا ضرورت پہننا جائز ہے۔ حنابلہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک متنجس کپڑے بلا ضرورت پہننا جائز نہیں۔[33]

حیوانی خوراک میں استعمالِ نجس و متنجس کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"تمام فقہاء کے نزدیک حیوانات کو ہر قسم کی حلال و پاک خوراک کھلانا جائز ہے۔ لیکن حیوانات کو نجس اور متنجس کھلانے اور پلانے کے حوالے سے کچھ تفصیل ہے۔ احناف کے نزدیک حلال و حرام جانوروں کو نجس کا کھلانا پلانا جائز نہیں، اور دونوں طرح کے جانوروں کو متنجس اس شرط پر کھلانا جائز ہے کہ نجاست مغلوب ہو، اگر نجاست غالب ہو تو ایسے متنجس کا کھلانا پلانا جائز نہیں۔ مالکیہ اور شوافع کے نزدیک حلال و حرام دونوں طرح کے جانوروں کو نجس اور متنجس دونوں کا کھلانا اور پلانا جائز ہے۔ حنابلہ کے نزدیک حرام حیوانات کو نجس اور متنجس دونوں کا کھلانا جائز ہے، لیکن حلال حیوانات کو نجس اور متنجس اس وقت کھلانا جائز ہے، جبکہ ان کے ذبح میں تین دن رہتے ہوں، اگر ان کے ذبح میں تین دن سے کم وقت ہو تو ان کو نجس اور متنجس کا کھلانا پلانا جائز نہیں۔"[34] ☆حنفیہ کی دلیل یہ ہے کہ حیوانات حلال ہوں یا حرام، جب ان کو کوئی چیز انسان کے ذریعے سے کھلائی جاتی ہے تو انسان اس میں ملوث ہو جاتا ہے، اور انسان خاص طور پر مسلمان شرعی احکام کا مکلف ہے، لہذا جس طرح نجس اور متنجس کھانا انسان کے لیے ناجائز ہے (جیسا کہ ماقبل نصوص سے ثابت ہو چکا ہے)، ایسے ہی ان کو ہر قسم کے جانوروں کو کھلانا بھی ناجائز ہے۔ لیکن اگر متنجس میں نجاست مغلوب ہو تو ایسی صورت میں یہ جانوروں کو کھلا سکتے ہیں۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ فقہی مسائل میں بہت سی جگہوں میں اعتبار غالب کا ہوتا ہے اور مغلوب ساقط الاعتبار ہوتا ہے، لہذا جانوروں کی خوراک کے حق میں بھی مغلوب نجاست کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ جس طرح سے انسانی خوراک کی حفاظت کی جاتی ہے اور خیال رکھا جاتا ہے، اس طرح سے جانوروں کی خوراک کا خیال رکھنا متعذر ہے۔ لہذا حرج کو دور کرنے کے لیے مغلوب نجاست والی متنجس خوراک جانوروں کو کھلانے کی اجازت دی جائے گی۔[35] ☆مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کی دلیل یہ حدیث ہے: "**عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ - أَرْضِ ثَمُودَ - فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا، وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ «فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا، وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ**

الْعَجِينَ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ»۔"[36] نافع (رحمہ اللہ تعالی) سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) نے ان کو خبر دی کہ لوگوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مقامِ حِجر- قوم ثمود کی سرزمین- پر پڑاؤ ڈالا تو انھوں نے ان کے کنوؤں سے پانی بھرا، اور اس سے آٹا گوندھا، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ جو پانی انھوں نے بھرا ہے اسے گرا دیں، اور گوندھا ہوا آٹا اونٹوں کو کھلا دیں، اور انھیں حکم دیا کہ وہ اس کنویں سے پانی بھریں کہ جس پر (معجزہ کی) اونٹنی (پانی پینے) آتی تھی۔"

وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس بات سے خوف محسوس کیا کہ قومِ ثمود کی بستیوں کا پانی استعمال کرنے کی وجہ سے کہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر خدا کے غضب کے اثرات نہ نمودار ہوں، چنانچہ آپ ﷺ نے اس پانی کے استعمال سے روک دیا، اور اس پانی سے گوندھا گیا آٹا جانوروں کو کھلانے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نجس اور متنجس دونوں، انسانوں کو کھانا منع ہیں، لیکن جانوروں کو یہ کھانے پینے کے لیے ڈالی جا سکتی ہیں، چاہے ان جانوروں کا کھانا حلال ہو یا حرام۔ کیونکہ اس حدیث میں اونٹوں کو گوندھا گیا آٹا ڈالنے کا حکم دیا گیا، اور اونٹ حلال جانور ہے تو حرام جانوروں کو تو بطریقِ اولیٰ ڈالنا جائز ہو گا۔ ☆ حنابلہ نے حلال جانوروں میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر ان کے ذبح میں تین دن سے کم وقت ہے تو ان کو یہ نہ ڈالی جائیں، تاکہ وہ کہیں جلّالہ نہ بن جائیں۔ جلّالہ وہ جانور ہے جو نجاست کھاتا ہے، اور اس کے گوشت اور دودھ میں اس نجاست کا اثر آ جاتا ہے۔ حنابلہ کے مختار مذھب میں جلّالہ کا استعمال مکروہِ تنزیھی ہے۔[37] دلیل یہ حدیث ہے: ☆ "عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ، وَأَلْبَانِهَا»"[38] ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے، فرمایا: اللہ کے رسول ﷺ نے گندگی کھانے والے جانور کے گوشت اور دودھ کے استعمال سے منع فرمایا۔ ☆ امام احمد کے مختار مذھب کے مطابق اگر اسکا گوشت کھانا ہو یا دودھ پینا ہو یا مرغی کے انڈے کھانے ہوں تو اسے تین دن بند کر کے پاک غذا کھلاؤ۔" چنانچہ حدیث میں ہے:" عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «أَنَّهُ كَانَ يَحْبِسُ الدَّجَاجَةَ الْجَلَّالَةَ ثَلَاثًا»."[39] ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے کہ بے شک وہ گندگی کھانے والی مرغی کو تین دن تک بند کر کے رکھتے تھے۔"

انقلابِ ماہیت کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"خالص نجاست صرف انقلابِ ماہیت سے پاک ہو سکتی ہے، جبکہ متنجس شے انقلابِ ماہیت سے بھی پاک ہو سکتی ہے اور نجاست کو الگ کرنے سے بھی پاک ہو سکتی ہے۔"[40] نجس العین شے کبھی کبھار کسی آدمی کے فعل، مرورِ زمانہ یا کسی اور وجہ سے طاہر العین میں تبدیل ہو جاتی ہے، تو کیا ہم اس کی اصل کو دیکھتے ہوئے اس پر نجس ہونے کا حکم لگائیں گے یا اس کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوئے اس پر طہارت کا حکم لگائیں گے؟ اگر شراب خود بخود سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو شراب کے نجس ہونے کے باوجود فقہاء کے نزدیک یہ سرکہ بالاتفاق پاک ہو گا۔ اسی طرح وہ خون کہ جو مشک میں خود بخود تبدیل ہو جائے وہ بھی خون کی نجاست کے باوجود بالاتفاق پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا یہ استحالہ دیگر نجس اور متنجس اشیاء میں بھی مؤثر ہو گا یا نہیں؟ تو اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک استحالہ مطہر ہے۔[41] دلیل یہ حدیث ہے: **"ما رواه البخاري في صحيحه: قال: وقال أحمد بن شبيب، حدثنا أبي، عن يونس، عن ابن شهاب، قال: حدثني حمزة بن عبد الله، عن أبيه قال كانت الكلاب تبول وتقبل وتدبر في المسجد في زمان رسول الله - ﷺ - فلم يكونوا يرشون شيئا من ذلك."** [42] "احمد بن شبیب نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بواسطہ یونس، ابن شہاب اور حمزہ بن عبداللہ کے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عہد میں کتے مسجد میں آجاتے تھے، تو صحابہ اس کے سبب سے پانی نہ چھڑکتے تھے۔" استدلال بایں طور ہے کہ نجاست کا سورج کی حرارت اور ہوا کے ذریعے خشک ہو جانا اس کا استحالہ ہے، اور اس صورت میں موجودہ حالت کا اعتبار کیا گیا ہے۔ نیز خمر اگر خود بخود سرکہ میں تبدیل ہو جائے تو وہ بالاجماع پاک اور حلال ہو جاتی ہے، اسی طرح نجس العین بھی طاہر العین میں تبدیل ہونے کے بعد پاک و حلال ہو جائے گا۔" ☆شافعیہ وحنابلہ کے نزدیک استحالہ مطہر نہیں۔[43] دلائل ملاحظہ ہوں: **" عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الجَلاَّلَةِ وَأَلْبَانِهَا.** [44]"حضرت ابن (رضی اللہ عنہما) عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جلالہ کے دودھ اور گوشت کے استعمال سے منع فرمایا۔" ☆**"عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الجَلَّالَةِ فِي الْإِبِلِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا»"**[45] "ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے، فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گندگی کھانے والے اونٹ پر سواری کرنے سے منع فرمایا۔" وجہِ استدلال یہ ہے کہ نجاست کھانے کے بعد اگر جانور میں نجاست کا اثر ظاہر ہو

جائے تو اس کا گوشت کھانے ،اس کا دودھ پینے اور اس پر سواری کرنے سے منع کیا گیا ہے ، معلوم ہوا کہ اس صورت میں اصل کا اعتبار کرتے ہوئے جلالہ جانور پر نجس ہونے کا حکم لگایا گیا ہے، اور اس کی سابقہ حالت کا اعتبار نہیں کیا گیا۔لہذا نجاست کا خون، دودھ اور گوشت میں تبدیل ہونا مؤثر نہیں۔ معلوم ہوا کہ استحالہ مطہر نہیں۔ دلائل کے اعتبار سے حنفیہ ومالکیہ کا موقف راجح معلوم ہوتا ہے۔

ماکول اللحم جانور کو ذبح کیا گیا تو سوائے خون کے اس کے سارے اعضاء پاک بھی ہو جاتے ہیں اور حلال بھی ہو جاتے ہیں، اور غیر ماکول اللحم جانور کو ذبح کرنے سے اس کا چمڑا، بال اور جن اعضاء میں خون نہیں ہوتا وہ پاک ہو جاتے ہیں، لیکن حلال نہیں ہوتے، اور گوشت اور چربی بھی صحیح قول کے مطابق پاک ہو جاتے ہیں۔لہذا خارجی استعمال کی مصنوعات میں ان کا استعمال جائز ہے۔ حرام جانور کی ہڈیوں سے تیار کردہ جلاٹین (Gelatin) میں چونکہ شرعاً استحالہ نہیں ہوتا، لہذا خنزیر کی ہڈیوں سے بنائی گئی جلاٹین کا حلال انڈسٹری میں استعمال جائز نہیں، کیونکہ خنزیر نجس العین ہے، جبکہ غیر مذبوحہ گائے کی ہڈیوں سے تیار کردہ جلاٹین میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس کی ہڈی سے رطوبت کو اچھی طرح خشک کرکے اس سے جلاٹین بنائی جائے تو چونکہ مردار کی ہڈیاں پاک ہیں، لہذا حلال ماخذ سے تیار کردہ جلاٹین کی عدمِ دستیابی کے وقت ایسی جلاٹین کے استعمال کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یہ گنجائش استحالہ کی وجہ سے نہیں، بلکہ مردار کی ہڈیوں کے پاک ہونے کی وجہ سے ہے۔ لیکن احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ ایسی جلاٹین سے احتراز کیا جائے، کیونکہ جلاٹین بنانے والی کمپنیوں کا طریقۂ کار ہمارے سامنے موجود نہیں۔[46]

قلیل نجاست کی معافی کا قاعدہ اور تطبیقی ضوابط:

"الْقَلِيلَ مُغْتَفَرٌ۔"[47] "قلیل مقدار معاف کر دی جاتی ہے۔" یہ قاعدہ فقہاء اربعہ کے نزدیک متفق علیہ ہے۔ نجاست کے باب میں اس کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ قلیل مقدار میں ناپاک چیز کی معافی کا قاعدہ مطلقاً نہیں، بلکہ اس صورت میں ہے جبکہ پاک چیز کے ساتھ ناپاک چیز کی قلیل مقدار میں آمیزش کی صورت میں عمومِ بلوٰی ہو، چنانچہ اگر ایسی صورت میں تسامح نہ کیا جائے تو لوگ حرج میں پڑ جائیں۔ حالانکہ حرج کو شریعت میں دور کیا گیا ہے۔ عمومِ بلوٰی کے زیادہ تر مسائل کی بنیاد اس بات پر ہوتی ہے کہ لوگوں کو مشقت سے بچانے کے لیے کئی طرح کے منفی امکانات و احتمالات کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔[48] ☆ یہ حدیث اس حوالہ سے راہنمائی کرتی ہے:"عَنْ أَبِي عُثْمَانَ،

قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ، وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيجَانَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ «نَهَى عَنْ لُبْسِ الحَرِيرِ إِلَّا هَكَذَا، وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَيْهِ، وَرَفَعَ زُهَيْرٌ الوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ»"[49]"ابو عثمان سے مروی ہے، فرمایا: عمر (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں لکھ کر بھیجا، جبکہ ہم آذر بائیجان میں تھے: بے شک نبی ﷺ نے ریشم کے پہننے سے منع کیا مگر اتنی مقدار، نبی ﷺ نے اسکی مقدار ہمارے لیے دو انگلیوں کے برابر بیان کی، اور زھیر (راوی) نے درمیانی اور شہادت والی انگلی اٹھائی۔" فقہائے اربعہ کے نزدیک ایسا کپڑا پہننا جائز ہے کہ جس کا تانا (چوڑائی کا رخ) ریشم اور بانا (لمبائی کا رخ) کسی اور دھاگے کا بنا ہوا ہو۔ کپڑے کا زیادہ تر حصہ بانے پر مشتمل ہوتا ہے، اس لیے تانا، بانے کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ لہذا جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو گی اس میں یقیناً ریشم کم اور دوسرا کپڑا زیادہ ہو گا، چنانچہ ایسے کپڑے میں ریشم کی مقدار قلیل ہونے کی بنیاد پر معاف ہو گی۔[50] ☆ اگر کنویں میں کسی جانور کی مینگنیوں کی اتنی مقدار گر جائے کہ جسے دیکھنے والا قلیل سمجھے تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ اگر موجودہ حالات میں حلال مصنوعات میں استعمالِ نجس کی قلیل مقدار کی کوئی حد بندی کی جاتی ہے تو اس میں عالمی معیارات سے مدد لی جاسکتی ہے، عالمی طور پر جس مقدار کو قلیل قرار دیا گیا ہو، اسی معیار کو معروف ہونے کی بنیاد پر فقہی طور پر بھی قلیل کے مصداق کے طور پر قبول کر لیا جائے، اور یہ مقدار کالعدم سمجھی جائے۔[51]

خلاصۂ کلام:

حلال انڈسٹری میں استعمال کیے جانے والے اجزائے ترکیبی کی غیر مسلم ممالک سے درآمدات کو کم از کم کیا جائے، اور ان کو اندرونِ ملک تیار کروانے کا اہتمام کیا جائے، تاکہ انکی طہارت و نجاست کی بنیاد پر ان کی حلت و حرمت کا شرعی حکم معلوم کرنا آسان ہو۔ مشبوہ اجزائے ترکیبی میں سے جن کا ماخذ حرام حیوانات اور نباتات میں سے کھجور اور انگور سے بنائی گئی شراب ہو، ان کی نجاست کے یقینی ہونے کی وجہ سے ان کا حلال انڈسٹری میں استعمال جائز نہیں۔ تاہم اگر ان نجس اجزاء کا شرعاً کوئی جائز استعمال ممکن ہو تو احناف کے مذہب کے مطابق ان کی خرید و فروخت اور ان کو استعمال کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، جیسا کہ گوبر کو کھاد اور بائیو گیس کیلئے استعمال کرنا۔ جبکہ متنجس اشیاء جیسا کہ لنڈا بازار میں غیر مسلم ممالک کے باشندوں کی مستعمل اشیاء کی خرید و فروخت جائز ہے، لیکن استعمال سے پہلے ان کو پاک کر لیا جائے۔ مشبوہ اجزائے ترکیبی میں سے جن کا ماخذ گوشت اور نباتات میں

سے کھجور اور انگور سے بنائی گئی شراب کے علاوہ ہو، اور ان کی نجاست پر کوئی قطعی دلیل شرعی موجود نہ ہو، ان کو پاک سمجھا جائے گا، کیونکہ اشیاء میں اصل طہارت ہے، جبکہ گوشت سے ماخوذ مشبوہ اجزائے ترکیبی کو اس وقت تک نجس سمجھا جائے گا، جب تک کہ گوشت کی طہارت پر قطعی دلیلِ شرعی قائم نہ ہو جائے، کیونکہ گوشت میں اصل نجاست ہے۔ خالص نجاسات کا حیوانات کی خوراک میں بھی استعمال ناجائز ہے، جبکہ وہ حیوانی غذائیں کہ جن میں نجاست مغلوب ہو، انھیں حیوانات کی خوراک کے طور پر استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ حلال انڈسٹری میں نجس اجزاء کا استعمال، انقلابِ ماہیت کے بعد جائز ہے، لیکن اس کی اطلاع صرف صانعین ہی دے سکتے ہیں، لہٰذا جب تک کسی مصنوع میں انقلابِ ماہیت کا یقینی علم نہ ہو جائے اس سے بچنا ہی اولیٰ ہے۔ اگر موجودہ حالات میں حلال مصنوعات میں استعمالِ نجس کی قلیل مقدار کی کوئی حد بندی کی جاتی ہے تو اس میں اس طریقے سے عالمی معیارات سے مدد لی جائے کہ عالمی طور پر جس مقدار کو قلیل قرار دیا گیا ہو، اسی معیار کو معروف ہونے کی بنیاد پر فقہی طور پر بھی قلیل کے مصداق کے طور پر قبول کر لیا جائے، اور یہ مقدار کالعدم سمجھی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مصادر ومراجع

1 علی حیدر خواجہ امین آفندی، درر الحکام فی شرح مجلۃ الاحکام، بیروت، دار الجیل، 1411ھ، 1/19

2 أحمد بن عمر بن مساعد الحازمي، أبو عبد الله، شرح قواعد الأصول ومعاقد الفصول، مكة المكرمة، موقع الشيخ الحازمي، س۔ن، 1/14، 1/29

3 الشاطبی، ابراھیم بن عیسی بن محمد، الموافقات، قاھرۃ، دار ابن عفان، 1417ھ، 3/528؛ کاسانی، علاء الدین أبو بکر بن مسعود بن أحمد، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1406ھ، 1/65؛ الشربینی، شمس الدین محمد بن احمد، مغنی المحتاج، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1415ھ، 1/77؛ ابن حزم الاندلسی، ابو محمد علی بن احمد بن سعید، المحلی بالآثار، بیروت، دار الفکر، س۔ن، 2/394

4 البقرۃ: 29

5 بدائع الصنائع، 1/65

6 الانعام: 145

7 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، بیروت، المکتبۃ العصریہ، س۔ن، کتاب الاطعمۃ، باب مالم یذکر تحریمہ، 3/354

8 عابد شاہ، مولانا، حلال و حرام، کراچی، المنہل پبلشرز، س۔ن، ص193، 194، 195

9 الشرنبلالی، حسن بن عمار، مراقي الفلاح شرح متن نور الإيضاح، بیروت، المکتبۃ العصریۃ، 1425ھ، 1/70؛ مغنی المحتاج، 1/80؛ المرداوی، علاء الدین ابوالحسن علی بن سلیمان، الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف، بیروت، دار احیاء التراث العربی، س۔ن، 1/328؛ القرطبي، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد، الجامع لأحكام القرآن / تفسير القرطبي، تحقيق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، القاهرة، دار الكتب المصرية، 1384ھ، 6/47۔64، 7/121

10 ابن عابدین، محمد أمین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار، بیروت، دار الفکر، 1412ھ، 6/308؛ تفسیر القرطبي، 6/47۔64، 7/121؛ الشوکاني، محمد بن علی، نیل الأوطار، مصر، دارالحدیث، 1413ھ، 8/131۔132؛ مجموعۃ من المؤلفین، مجلۃ مجمع الفقہ الاسلامی، جدہ، منظمۃ المؤتمر الاسلامی، 3/1114۔1115؛ المجموع، 1/156، 2/553؛ مغنی المحتاج، 1/80؛ ابن نجیم مصری، زین الدین بن ابراھیم بن محمد، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، قاھرۃ، دارالکتاب الاسلامی، س۔ن، 1/27؛ الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف، 1/328؛ المحلی، 1/181

11 البقرۃ:2

12 بدائع الصنائع، 1/65؛ مغنی المحتاج، 1/226

13 مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري، صحيح مسلم، بیروت، دار إحياء التراث العربي، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ، 4/1757

14 الجصاص، ابو بکر احمد بن علی، احکام القرآن، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 1415ھ، 3/34؛ مالک بن انس، المدونۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1415ھ، 1/115؛ الشافعي، أبو عبد الله محمد بن إدريس، کتاب الام، بیروت، دار المعرفۃ، 1410ھ، 1/5؛ ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، المغنی والشرح الکبیر، مصر، مطبعۃ المنار، 1348ھ، 1/41

15 حلال و حرام، ص304، 305، 348، 355، 356، 369

16 رد المحتار علی الدر المختار، 5/73؛ البحر الرائق، 1/107، 240، 6/88

17 المائدۃ:90

18 بدائع الصنائع، 5/142؛ مغنی المحتاج، 2/11؛ المغنی، 4/251؛ ابن رشد الحفید، ابو الولید محمد بن احمد بن محمد بن احمد بن رشد القرطبی، بدایۃ المجتھد، القاھرۃ، دار الحدیث، 1425ھ، 3/208، 2/125

19 البخاري، أبو عبد الله محمد بن إسماعيل، صحیح البخاری، بیروت، دار طوق النجاۃ، 1422ھ، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر، 3/82

20 بدائع الصنائع، 5/143؛ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ القرطبی، الکافی فی فقہ اھل المدینۃ، ریاض، مکتبۃ الریاض الحدیثۃ، 1400ھ، 1/481، أبو الحسين يحيى بن أبي الخير بن سالم العمراني اليمني الشافعي، البیان فی مذھب الامام الشافعی، جدۃ، دار المنھاج، 1421ھ، 5/51؛ المغنی، 4/192

21 احکام القرآن للجصاص، 1/146، بدائع الصنائع، 4/278، حلال و حرام، ص303-305، 379-384، 400

22 بدائع الصنائع،1/78 ؛ الدسوقی، محمد بن احمد بن عرفه،حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،بیروت،دار الفکر،س۔ن،1/61؛ النووي، أبو زكريا محيي الدين يحيى بن شرف،روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین،بیروت،المکتب الاسلامی،1412ھ،3/279؛المغنی،9/429

23 بدائع الصنائع،1/78؛حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،1/61؛روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین،3/279؛المغنی،9/429

24 الدار قطني، أبو الحسن علي بن عمر بن أحمد بن مهدي بن مسعود بن النعمان بن دينار البغدادي، سنن الدار قطنی،بیروت،مؤسسۃ الرسالۃ،1424ھ، کتاب الطهارة،باب ولوغ الكلب فی الاناء،1/104

25 بدائع الصنائع1،/64، 5/142 ؛ نووی،ابو زکریایحیی بن شرف،المجموع شرح المهذب،بیروت، دارالفکر،س۔ن،1/221؛ المغنی،4/251؛البهوتی، منصور بن يونس بن صلاح الدين ابن حسن بن إدريس الحنبلى،كشاف القناع،بیروت،دار الكتب العلمیۃ ،س۔ن،1/181؛الحطاب الرُّعيني، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن محمد بن عبد الرحمن الطرابلسي المغربي، المالكي،مواهب الجليل في شرح مختصر خليل،بیروت،دارالفکر،1412ھ،1/74؛بدایۃ المجتهد،3/208

26 الدر المختار،1/416؛ حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،1/61؛ زکریا الانصاری،زین الدین ابو یحی السنیکی،اسنی المطالب، قاهرۃ،دارالکتاب الاسلامی،س۔ن،1/572؛ العثیمین، محمد بن صالح بن محمد،الشرح الممتع على زاد المستقنع، دمام،دار ابن الجوزي، 1428ھ،1/100

27 بدائع الصنائع،5/142؛مغنی المحتاج،2/11؛المغنی،4/251؛بدایۃ المجتهد،3/208

28 الصنعاني، أبو بكر عبد الرزاق بن همام بن نافع الحميري اليماني،المصنف، الهند، المجلس العلمي،1403ھ، کتاب الاشربۃ، بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ الْخُمُرِ،1/55

29 صحیح البخاری، کتاب الوضوء،باب غسل الدم،1/55

30 Rusyniak, Daniel E.; Durant, Pamela J.; Mowry, James B.; Johnson, Jo A.; Sanftleben, Jayne A.; Smith, Joanne M. (2013). "Life-Threatening Hyperkalemia from Cream of Tartar Ingestion". Journal of Medical Toxicology,9 /79–81

31 بدائع الصنائع،5/142؛مغنی المحتاج،2/11؛المغنی،4/251؛بدایۃ المجتهد،3/208

32 البحر الرائق،2/37 ؛زكريا الأنصاري،زين الدين أبو يحيى السنيكي،الغرر البهية في شرح البهجة الوردية، مصر،المطبعۃ المیمنیۃ،س۔ن؛ الكافي في فقه أهل المدينة،2/676؛ الحجاوي، أبو النجا شرف الدين موسى بن أحمد المقدسي الصالحي ، الإقناع في فقه الإمام أحمد بن حنبل، بیروت،دار المعرفۃ،س۔ن،1/61

33 البحر الرائق،8/216؛ حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،1/61؛اسنی المطالب،1/572؛العثیمین، محمد بن صالح بن محمد،الشرح الصوتی لزاد المستقنع، ملتقی اهل الحدیث،س۔ن،1/3220

34 البحر الرائق،1/132، 8/249؛بدائع الصنائع،1/71،رد المحتار،5/283؛حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر،4/334، 1/61؛اسنی المطالب،4/141؛روضۃ الطالبین وعمدۃ المفتین،3/279،المغنی،6/184،9/429

35 ردالمحتار، 324/1؛البحرالرائق، 132/1، 249/8؛بدائع الصنائع، 71/1

36 صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقاق، بَابُ لَاتَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ، إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، 2272/4

37 حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، 334/4؛اسنی المطالب، 141/4؛المغنی، 184/6، 29/1، 429/9

38 ابن ماجۃ، أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، دار الرسالۃ العالمیۃ، 1430ھ، کتاب الذبائح، باب النھی عن لحوم الجلالۃ، 353/4

39 ابن أبي شيبة، أبو بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي، الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار، الرياض، مكتبة الرشد، 1409ھ، کتاب الاطعمۃ، فی لحوم الجلالۃ، 148/5

40 البحر الرائق، 239/1؛حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، 52/1؛ الماوردی، ابو الحسن علی بن محمد، الحاوی الکبیر، بیروت، دارالکتب العلمیۃ، 1419ھ، 110/6؛الانصاف، 318/1

41 بدائع الصنائع، 62/1؛مواھب الجلیل، 97/1

42 صحیح البخاری، کتاب الوضوء، بَابُ المَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الإِنْسَانِ، 45/1

43 المجموع، 592/2؛المغنی، 65/1

44 ترمذی، ابوعیسی محمد بن عیسی بن سورۃ، السنن، بیروت، دارالغرب الاسلامی، 1998ء، ابواب الاطعمۃ، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الجَلَّالَةِ، 334/3

45 سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، بَابٌ فِي رُكُوبِ الْجَلَّالَةِ، 206/4

46 البحرالرائق، 395/1؛سرفراز محمد، مولانا، حلال غذا، جدید طب اور سائنس، لاہور، ادارہ اسلامیات، 2015ء، ص 51-52

47 ردالمحتار علی الدر المختار، 419/4

48 السیوطی، جلال الدین، عبد الرحمن بن أبي بکر، الأشباہ والنظائر، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1411ھ، 76/1-83

49 صحیح البخاری، کتاب اللباس، بَابُ لُبْسِ الحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ لِلرِّجَالِ، وَقَدْرِ مَا يَجُوزُ مِنْهُ، 149/7

50 البحرالرائق، 216/8؛القرافی، ابو العباس شھاب الدین احمد بن ادریس، الذخیرۃ، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1994ء، 263/13؛المجموع شرح المھذب، 436/4؛ابن تیمیۃ، تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبي القاسم بن محمد، شرح العمدۃ، الریاض، دار العاصمۃ، 1418ھ، 302/1

51 البحرالرائق، 118/1

1. Alī Ḥayder Khawāja Amīn Āfandī, Durar al-Ḥukkam fī Sharḥ Majalla al-Aḥkām, Beirūt, Dār al-Jīl, 1411H, 1/19
2. Aḥmad ibn Umar ibn Musā’id Al-Ḥāzmī, Abu Abdullah. Sharḥ Qawā’id al-Usūl wa Mu’āqid al-Fusūl, Makkah al-Mukarramah, Mawqa’ al-Shaykh al-Ḥāzmi, 1/14,1/29

3. Al-Shāṭbī, Ibrāhīm ibn Īsa ibn Muḥammad, al-Muwāfaqāṭ, Qāhirah, Dār ibn Affān, 1417H, 3/528; Kāsānī, Alā' al-Dīn Abu Bakr ibn Mas'ūd ibn Aḥmad, Badāi' al-Ṣanāi' fī Tartīb al-Sharāi', Beirūt, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1406H, 1/65; Al-Sharbīnī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad, Mughnī al-Muḥtāj, Beirūt, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1415H, 1/77; Ibn Ḥazam al-Andlusī, Abu Muḥammad Alī ibn Aḥmad ibn Sa'īd, al-Muḥallā bi al-Āthār, Beirūt, Dār al-Fīkr, 2/394
4. Al-Baqarah: 29
5. Badāi' al-Ṣanāi', 1/65
6. Al-An'ām:145
7. Abu Dawūd, Sulaymān ibn Ash'ath, al-Sunan, Beirūt, al-Maktabah al-Aṣriyyah, Kitāb al-Aṭ'imah,3/354, Bāb mā lamyuzkar taḥrimuhū.3/354
8. Ābid Shah, Mawlānā, Ḥalāl wa Ḥaram, Karachi, al-Manhal Publishers, pg# 193,194,195
9. Al-Sharanblālī, Ḥassan ibn Ammār, Marāqī al-Falāh Sharḥ Matan Nūr al-Idhāḥ, Beirūt, al-Maktabah al-Aṣriyyah, 1425H,1/70; Mughnī al-Muḥtāj,1/80; al-Mardāwī , Alā' al-Dīn abu al-Ḥassan Alī ibn Sulaymān, al-Inṣāf fī Ma'rifah al-Rājiḥ min al-Khilāf, Beirūt, Dār Iḥyā al-Turāth al-Arabī,1/328; al-Qartubī, Shams al-Dīn Abu Abdullah Muḥammad ibn Aḥmad, al-Jāmi' li Aḥkām al-Qur'ān/Tafsīr al-Qartubī, Taḥqiq: Aḥmad al-Bardūnī wa Ibrāhīm Aṭfaysh, Al-Qāhirah, Dār al-Kutub al-Miṣriyyah, 1384H,6/47-64, 7/121
10. Ibn Abidīn, Muḥammad Amīn ibn Umar, Rad al-Muḥtār Alā al-Durar al-Mukhtār, Beirūt, Dār al-Fīkr, 1412H,6/308;Tafsīr al-Qartubī,6/47-64,7/121; al-Shawkānī, Muḥammad ibn Alī, Nayl al-Auwtār,Misr, Dār al-Ḥadīth, 1413H,8/131-132; Majmū'ah min al-Mu'alifīn, Majallah Majma' al-Fīqh al-Islāmī, Jeddah, Muntazimah al-Mu'tamar al-Islami, 3/1114-1115; al-Majmū',1/156,2/553; Mughnī al-Muḥtāj,1/80; Ibn Nujaym Miṣrī, Zayn al-Dīn ibn Ibrāhim ibn Muḥammad, al-Baḥr al-Rā'iq Sharḥ Kanz al-Daqā'iq, Qāhirah, Dār al-Kiātb al-Islāmī, 1/27; al-Inṣāf fī Ma'rifah al-Rājiḥ min al-Khilāf, 1/328, al-Muḥallā, 1/181
11. Al-Baqarah: 29
12. Badāi' al-Ṣanāi', 1/65, Mughnī al-Muḥtāj, 1/226
13. Muslim ibn al-Ḥajjāj abu al-Ḥassan al-Qushayrī al-Naysabūrī, Ṣaḥīḥ Muslim, Beirūt, Dār Iḥyā al-Turāth al-Arabī, Kitab al-Salām,Bab Istehbāb Qatl al-Wazgh,4/1757
14. Al-Jaṣṣās, Abu Bakr Aḥmad ibn Alī, Aḥkām al-Qur'ān, Beirūt, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1415H, 3/34; al-Mudawwanah, 1/115; al-Umm 5/1, Ibn Qudāmah, Abdullah ibn Aḥmad, al-Mughnī wa al-Sharḥ al-Kabīr, Miṣr, Maṭba'ah al-Manār, 1348H, 1/41
15. Ḥalāl wa Ḥarām, 304,305,348,355,356,369
16. Radd al-Muḥtar Alā al-Dur al-Mukhtār,5/73; Al-Baḥr al-Rā'iq,1/107,240,6/88
17. Al-Mā'idah: 90
18. Badāi' al-Ṣanāi', 5/142; Mughnī al-Muḥtāj, 2/11, al-Mughnī, 4/251; Ibn Rushd al-Ḥufayd, Abū al-Walīd Muḥammad ibn Aḥmad ibn Muḥammad ibn Rushd al-Qarṭubī, Bidāyah al-Mujtahid, al-Qāhirah, Dār al-Ḥadīth,1425H, 3/208,2/125
19. Al-Bukhārī, Abu Abdullah Muḥammad ibn Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Beirūt, Dār Tawq al-Najāḥ, 1422H, Kitab al-Buyū',Bab Qatl al-Khinzīr,3/82
20. Badāi' al-Ṣanāi', 5/143; Ibn abd al-Barr, Abu Umar Yusuf ibn Abdullah al-Qartubī, al-Kafī fī Fīqh ahl al-Madīnah, Riyād, Maktabah al-Riyād al-Ḥadītha, 1400H, 1/481; Abu al-Hussayn

Yaḥyā ibn Abī al-Khayr ibn Sālim al-Imrānī al-Yamīnī al-Shāfa'ī, Al-Bayān fī Madhab al-Imam al-Shāfa'ī, Jeddah, Dār al-Minhāj, 1421H, 5/51, al-Mughnī,4/192

21. Aḥkām al-Qur'ān li al-Jaṣṣās, 1/146, Badāi' al-Ṣanāi', 4/278, Ḥalāl wa Ḥarām, pg# 303-305, 379-384,400
22. Badāi' al-Ṣanāi', 1/78, al-Dasūqi, Muḥammad ibn Aḥmad ibn 'Arafah, Ḥāshiyah al-Dasūtī Alā Sharḥ al-Kabīr, Beiruūt,Dār al-fikr, 1/61; al-Nawawī, Abu Zakriya Muḥayy al-Dīn ibn Sharf, Rawzah al-Ṭālibīn wa 'Umdah al-Muftiyyīn, Beirūt, al-Maktab al-Islami, 1412H, 3/279, al-Mughnī ,9/429
23. Badāi' al-Ṣanāi',1/78; Ḥāshiyah al-Dasūtī Alā Sharḥ al-Kabīr, 1/61, Rawzah al-Ṭālibīn wa 'Umdah al-Muftiyyīn, 3/279, al-Mughnī 9/429
24. Al-Dāraquṭni, abu al-Ḥassan Ali ibn Umar ibn Aḥmad ibn Mahdī ibn Mas'ūd ibn al-Nu'mānm ibn Dīnār al-Baghdādi, Sunan al-Dāraqutni, Beiruūt, Mu'assisah al-Risālah, 1424H, Kitab al-Ṭahārah,Bab Wulugh al-kalb fī al-Inā,1/104'
25. Badāi' al-Ṣanāi', 1/64, Nawawī, Abu Zakriya Yaḥyā ibn Sharf, al-Majmū' Sharḥ al-Muhazzab, Beirūt, Dār al-Fīkr, 1/221, Al-Mughnī,4/251; Al-Bahūtī, Manṣūr ibn Yunus ibn Salāḥ al-Dīn ibn Ḥassan ibn Idrīs al-Ḥanbalī, Kashāf al-Qinā', Beirūt, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1/181, al-Haṭṭāb al-Ru'aynī, Shams al-Dīn, Abu Abdullah Muḥammad ibn Muḥammad Ibn Abdul Rehman al-Ṭarāblasī, al-Maghribī, al-Mālikī, Mawāhib al-Jalīl Fī Sharḥ Mukhtaṣar Khalīl, Beirūt, Dār al-Fīkr, 1412H, 1/74, Bidāyah al-Mujtahid, 3/208
26. Al-Durr al-Mukhtār, 1/416; Ḥāshiyah al-Dasūtī Alā Sharḥ al-Kabīr, 1/61; Zakriyya al-Ansari, Zayn al-Dīn Abu Yaḥyā al-Saniki, Asna al-Maṭalib, Qāhirah, Dār al-Kitab al-Islami, 1/572; Al-Uthaymīn, Muḥammad ibn Ṣālīh ibn Muḥammad, al-Sharḥ al-Mumty' Alā Zād al-Mustaqty', Damām, Dār ibn al-Jawzī, 1428H,1/100
27. Badāi' al-Ṣanāi', 5/142; Mughnī al-Muḥtāj, 2/11; Al-Mughnī,4/251, Bidāyah al-Mujtahid, 3/208
28. Al-Ṣan'ani. Abu Bakr Abd al-Razzaq ibn Ḥamām ibn Nāfī' al-Ḥumayri al-Yamānī, al-Muṣannaf, al-Hind, al-Majlis al-Ilmi, 1403H, Kitāb al-Ashribah,Bab Imtishāt al-Mar'ah bi al-Ḥamr
29. Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Wuzū',Bab Ghusl al-Dam
30. Rusyniak, Daniel E.; Durant, Pamela J.; Mowry, James B.; Johnson, Jo A.; Sanftleben, Jayne A.; Smith, Joanne M. (2013). "Life-Threatening Hyperkalemia from Cream of Tartar Ingestion". Journal of Medical Toxicology,**9** /79–81
31. Badāi' al-Ṣanāi',5/142; Mughnī al-Muḥtāj, 2/11; Al-Mughnī, 4/251, Bidaya al-Mujtahid, 3/208
32. Al-Baḥr al-Rā'iq, 2/37, Zakriyya al-Anṣāri, Zayn al-Dīn Abu Yaḥyā al-Sanīkī, al-Gharrar al-Bahiyyah fī Sharḥ al-Bahjah al-Wardiyyah, Miṣr, al-Maṭba'ah al-Yamaniyyah; al-Kāfī fī Fiqh Ahl al-Madīnah, 2/676; al-Ḥajāwī, abu al-Najā Sharf al-Dīn Mūsa ibn Aḥmad al-Maqdasī al-Sālihī, al-Iqnā' fī Fiqh al-Imam Aḥmad ibn Ḥanbal, Beirūt, Dār al-Ma'rifah, 1/61
33. Al-Baḥr al-Rā'iq, 8/216, Ḥāshiyah al-Dasūtī Alā Sharḥ al-KAbīr, 1/61, Asna al-Maṭalib,1/572, Al-Uthaymīn, Muḥammad ibn Ṣālīh ibn Muḥammad, al-Sharḥ al-Ṣawtī li Zād al-Mustaqty', Multaqā ahl al-Ḥadīth, 1/3220
34. Al-Baḥr al-Rā'iq, 1/132,8/249, Badāi' al-Ṣanāi',1/71; Rad al-Muḥtār, 5/283,; Ḥāshiyah al-

Dasūtī Alā Sharḥ al-Kabīr, 4/334,1/61, Asna al-Maṭalib,4/141; Rawzah al-Ṭālibīn wa ‘Umdah al-Muftiyyīn, 3/279, al-Mughnī, 6/184, 9/ 429

35. Rad al-Mukhtār, 1/324, al-Baḥr al-Rā’iq, 1/132, 8/ 249, Badāi’ al-Ṣanāi’, 1/71
36. Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Zuhd wa al-Riqāq, Bāb lā tadkhlū Masākin allaḍina Ẓalamū anfusahum illā an Takūnū Bākīna,4/2272
37. Ḥāshiyah al-Dasūtī Alā Sharḥ al-Kabīr, 4/334, Asna al-Maṭalib, 4/141, al-Mughnī, 6/184,1/29,9/429
38. Ibn Mājahm, Abu Abdullah Muhammad ibn Yazid al-Qazwīnī, Sunan ibn Mājah, Dar al-Risālah al-‘Ālimiyyah, 1430H, Kitāb al-Zabā’ih, Bāb Nahy an Lahūm al-Jalālah,4/353
39. Ibn Abī Shaybah, Abu Bakr Abdullah ibn Muḥammad ibn Ibrāhīm ibn Uthmān ibn Khawastī al-‘Absi, al-Kitāb al-Muṣannaf fī al-Aḥādīth wa al-Āthār, al-Riyād, Maktabah al-Rushd, 1409H, Kitāb al-Aṭ’imah,fi Lahūm al-Jalālah,5/148
40. Al-Baḥr al-Rā’iq, 1/239, Ḥāshiyah al-Dasūtī Alā Sharḥ al-KAbīr, 1/52; al-Māwardī, abu al-Ḥassan Alī ibn Muḥammad, al-Ḥāvī al-Kabīr, Beirūt, Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1419H, 6/110; al-Inṣāf, 1/318
41. Badāi’ al-Ṣanāi’, 1/62, Mawāhib al-Jalīl,1/97
42. Ṣaḥīḥ Bukhārī, Kitāb al-Wuzu’, Bāb al-Mā’ allaḍi Yughsalū bihī Sha’ru al-insān, 45/1
43. al-Majmū’2/592;al-Mughnī,1/65
44. Tirmidhī, Abu Īsā Muḥammad ibn Īsā ibn Sūrah , al-Sunan, Beirūt, Dār al-Gharb al-Islāmī, 1998AD, abwāb al-Aṭ’imah, Bāb mā jā’a fī akl *Lahūm al-Jalālah* ,3/334
45. Sunan Abī Dawūd, kitāb al-Jihād, Bāb fī rūkb *al-Jalālah,*4/206
46. Al-Baḥr al-Rā’iq, 1/395; Sarfraz Muḥammad, Mawlānā, Ḥalāl Ghizā, Jadīd Ṭibb awr Science, Lahore, Idārah Islamiyat,2015AD, pg# 51-52
47. Radd al-Muḥtar Alā al-Dur al-Mukhtār, 4/419
48. Al-Suyūtī, Jalāl al-Dīn, Abdul Rehman ibn Abī Bakr, al-Ashbāh wa al-Nazā’ir, Beirūt, Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1411H, 1/76-83
49. Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, kitāb al-Libās,7/149
50. Al-Baḥr al-Rā’iq, 8/216; al-Qarāfī, abu al-Abbas, Shahāb al-Dīn, Aḥmad ibn Idrīs al-Zakhīrah, Beirūt, Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, 1994AD, 13/263; al-Majmū’ Sharḥ al-Muhazzab, 4/436; Ibn Taymiyyah, Taqī al-Dīn abu al-Abbas Aḥmad ibn Abdul Halīm ibn Abd al-Salām ibn Abdullah ibn Abī al-Qāsim ibn Muḥammad, Sharḥ al-‘Umdah, al-Riyād, Dār al-Āṣimah, 1418H, 1/302
51. Al-Baḥr al-Rā’iq, 1/118